باسمہ تعالیٰ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں جس کمپنی میں ملازمت کرتا ہوں وہ ایک آغاخانی کی ہے. کمپنی کے ملازمین میں سنی اور آغاخانی دونوں کی تعداد تقریبا برابر برابر ہے. کمپنی کا کاروبار ٹرک اور دوسری بڑی گاڑیوں کے ٹائرز کی امپورٹ اور ایکسپورٹ کا ہے، اور میں اس کمپنی میں اکاؤنٹنٹ ہوں. کمپنی کا ہیڈ آفس دبئی میں ہے. اس کمپنی میں ملازمت کرنا کیسا ہے؟

مظہر احمد ہاشمی کراچی

astromaz@gmail.com

احمد
۹۱۸

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں سائل سے اگر مذکورہ کمپنی میں کوئی ناجائز کام جیسے سودی کھاتوں کا حساب کا کام نہیں لیا جاتا اور نہ ہی سائل کے دینی امور میں مالکان کی طرف سے کوئی مداخلت ہے تو سائل کیلئے مذکورہ کمپنی میں کام کرنا جائز ہے۔

الموسوعۃ الفقہیۃ میں ہے:

استئجار الذمی مسلما للخدمة.....

لكنه اذا استاجر الذمي مسلما لإجراء عمل فإذا كان العمل الذي يؤاجر المسلم للقيام به مما يجوز لنفسه كالخياطة والبناء والحرث فلا باس به:

(۷/ ۱۳۲ ط: دار السلاسل)

فقط واللہ اعلم

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

کتبہ
احمد الرحمن
متخصص فی الفقہ الاسلامی
جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۶/ ۲/ ۱۴۳۸ھ
۷/ ۱۱/ ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
محمد عبد القادر

جامعة العلوم الاسلامية مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

الجواب صحیح
الدکتور سعید الرحمن

جامعة العلوم الاسلامية مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان